

# 1947 میں لیہی کا صدر ہیری ایس ٹروین کے خلاف خط بھم کی سازش

1947 کے وسط میں، جب برطانوی مینڈیٹ فلسطین میں کشیدگی بڑھ رہی تھی، صیہونی نیم فوجی گروپ لیہی، جو سٹرن گینگ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، نے امریکی صدر ہیری ایس ٹروین کو خط بموں کے ذریعے نشانہ بنانے کی ایک دلیراہ لیکن ناکام کوشش لی۔ یہ کم معروف واقعہ، جو لیہی کے زیادہ بدنام زمانہ کارنا موں کی وجہ سے پس منظر میں رہا، اس گروپ کی اس خواہش کی عکاسی کرتا ہے کہ وہ بین الاقوامی شخصیات پر حملہ کریں جنہیں وہ یہودی ریاست کے اپنے وزن میں رکاوٹ سمجھتے تھے۔ اگرچہ یہ سازش کوئی نقصان نہ پہنچا سکی، لیکن یہ 1948 میں اسرائیل کی بنیاد سے قبل امریکی خارج پالیسی اور یہودی بغاوت کے غیر مسٹحکم تقاضے کو اجاگر کرتی ہے۔

## پس منظر: لیہی اور فلسطین کے لیے جدوجہد

لیہی، جو 1940 میں ابراہیم سٹرن نے قائم کیا تھا، ایک بڑے تنظیم ارگن زوانی لیومی سے الگ ہونے والا ایک انتہا پسند گروپ تھا، جو دونوں فلسطین میں برطانوی راج کے خاتمے اور یہودی ریاست کے قیام کے خواہشمند تھے۔ زیادہ معتدل ارگن کے بر عکس، لیہی نے انتہائی بھتکنڈوں کو اپنایا، جن میں قتل اور بم دھماکے شامل تھے، جو برطانوی حکام، عرب شہریوں، اور یہاں تک کہ معتدل یہودیوں کو نشانہ بناتے تھے۔ 1947 تک، لیہی کی مهم شدت اختیار کر چکی تھی، جو برطانیہ کی یہودیوں کی بحیرت پر پابندیوں کی پالیسیوں سے مایوسی کی وجہ سے تھی۔ جو 1939 کے سفید کاغذ میں درج تھیں۔ اور بین الاقوامی برادری کی فلسطین کے سوال کو حل کرنے میں سست پیش رفتے۔

صدر ہیری ایس ٹروین، جنہوں نے اپریل 1945 میں عہدہ سنبھالا، اس تناظر میں ایک کلیدی شخصیت تھے۔ یہودی پناہ گزینوں اور صیہونی مقصد کے ساتھ ہمدردی رکھنے والے، ٹروین نے یہودی وطن کے قیام کی حمایت کی، اور 14 مئی 1948 کو اسرائیلی آزادی کے اعلان کے چند منٹ بعد اسے تسلیم کرنے کے لیے مشہور ہیں۔ تاہم، 1947 میں، ان کی انتظامیہ کو متضاد دباو کا سامنا تھا: یہودی خواہشات کی حمایت کرتے ہوئے عرب ممالک کے ساتھ تعلقات برقرار رکھنا اور برطانوی مینڈیٹ کے

ہنگاموں میں الحجہنے سے گریز کرنا۔ ٹروین کی فلسطین میں یہودی ہجرت بڑھانے اور اقوام متحده کے تقسیم کے منصوبے کی حمایت کی اپیلوں کو لیہی جیسے گروپوں نے ناکافی سمجھا، جو کسی بھی تاخیر یا سمجھوتے کو غداری سمجھتے تھے۔

## منصوبہ: واتٹ ہاؤس کو خط بھم

1947 کے وسط میں، لیہی کے ایجنٹوں نے صدر ٹروین اور واتٹ ہاؤس کے سینئر عملے کو مخاطب خط بھوں کی ایک سیریز بھیجی۔ یہ آلات، جو عام ڈاک کے طور پر چھپائے گئے تھے، ایک وسیع تر مہم کا حصہ تھے جس میں برطانوی حکام کو اسی طرح کے بم بھیجے گئے، جن میں وزیر خارجہ ارنست بیون اور نوآبادیاتی سیکریٹری آر تھر کرچ جونز شامل تھے۔ اس سازش کو لیہی کی قیادت نے ترتیب دیا تھا، جس میں ممکنہ طور پر یہاں شامیر جیسے افراد شامل تھے، جو بعد میں اسرائیل کے وزیر اعظم بنے اور اس دور میں لیہی کے آپریشنز میں کلیدی کردار ادا کیا۔

خط بھم اپنے اہداف تک پہنچنے سے پہلے ہی روک لیے گئے، غالباً امریکی ڈاک یا سیکیورٹی سروسز کے ذریعے، حالانکہ روک تھام کے مخصوص تفصیلات نایاب ہیں۔ کوئی دھماکے نہیں ہوتے، اور نہ ہی کوئی زخمی یا ہلاکتیں رپورٹ ہوتیں۔ اس وقت اس واقعہ کو عوامی توجہ بہت کم ملی، ممکنہ طور پر امریکا اور صیہونی تعلقات کو خراب کرنے یا مزید حملوں کی حوصلہ افزائی سے بچنے کے لیے۔ امریکی صدور پر قاتلانہ حملوں اور لیہی کی سرگرمیوں سے متعلق تاریخی ریکارڈ اس سازش کے وجود کی تصدیق کرتے ہیں لیکن محدود تفصیلات پیش کرتے ہیں، جو اس کی ایک معمولی، ناکام آپریشن کے طور پر حیثیت کو ظاہر کرتا ہے۔

## محرك: ٹروین کو کیوں نشانہ بنایا گیا؟

لیہی کا ٹروین کو نشانہ بنانے کا فیصلہ ان کے اس خیال سببیدا ہوا کہ امریکی پالیسی صیہونی اہداف کی کافی حمایت نہیں کر رہی تھی۔ ٹروین کی یہودی ہجرت اور یہودی وطن کی وکالت کے باوجود، لیہی نے ان کی انتظامیہ کے محتاط رویے کو جو عرب اور برطانوی مفادات کو متوافق کرتا تھا۔ ایک رکاوٹ کے طور پر دیکھا۔ گروپ کی وسیع تر حکمت عملی کا مقصد برطانوی راج کے خلاف اپنی "جنگ آزادی" کو عالمی سطح پر لے جانا اور عالمی طاقتوں پر فیصلہ کن عمل کے لیے دباؤ ڈالنا تھا۔ ٹروین کو نشانہ بنانے کے لیے یہی یہی نیام دینا چاہتا تھا کہ کوئی بھی رہنماء ان کی رسائی سے باہر نہیں ہے، اس امید پر کہ وہ سفارتی جمود کو توڑ دیں گے اور اپنے مقصد کی طرف توجہ مبذول کریں گے۔

خطبم کی حکمت عملی لیہی کے لیے نہیں تھی۔ انہوں نے اس سے قبل کے حملوں میں اس کا استعمال کیا تھا، جن میں 1946 میں برطانوی حکام کے خلاف ایک کوشش اور 1944 میں مشرق وسطی میں برطانیہ کے وزیر مملکت لارڈ موئن کے قتل شامل ہیں۔ 1947 کی مہم نے اس نقطہ نظر کو امریکا تک وسعت دی، جو فلسطین تنازعہ کے شدت پکڑنے کے ساتھ لیہی کی بڑھتی ہوئی جرات اور مایوسی کی عکاسی کرتی تھی۔

## نتائج اور اثرات

ناکام سازش کا فوری اثر بہت کم تھا۔ ٹروین، بغیر کسی خوف کے، فلسطین کے بارے میں امریکی پالیسی کو تشکیل دیتا رہا، جو 1948 میں اسرائیل کی فوری تسلیم میں عروج پر پہنچا۔ اس واقعے نے امریکا اور صیہونی تعلقات کو نمایاں طور پر تبدیل نہیں کیا، غالباً اس کی رازداری اور یہودی ریاست کے لیے امریکی حمایت کے وسیع تر تناظر کی وجہ سے۔ لیہی، جسے اقوام متحده، برطانوی اور امریکی حکومتوں کے ساتھ ساتھ ڈیوڈ بن گوریون جیسے مرکزی دھارے کے صیہونی رہنماؤں نے دہشت گرد تنظیم کے طور پر مذمت کی تھی، 1948 میں اسرائیل کی تشکیل کے بعد تحلیل کر دی گئی۔ اس کے ارکان کو اسرائیلی دفاعی افواج میں ضم کر دیا گیا، اور کچھ، جیسے شامیر، نمایاں سیاسی کرداروں تک پہنچے۔

اس سازش کی تاریخی روایتوں میں گمانی اس کے ٹھووس نتائج کی کمی اور اس وقت امریکا اور اسرائیل کے تعلقات کی حساسیت لی عکاسی کرتی ہے۔ 1948 میں لیہی کے ذریعہ فالک برناڈوٹ کے قتل کے بر عکس، جس نے بین الاقوامی غم و غصہ کو جنم دیا، ٹروین سازش ایک فوٹ نوٹ بنی رہی، جو صرف لیہی کی سرگرمیوں یا امریکی صدور کی سیکیورٹی کے بیانات میں عارضی طور پر ذکر لی گئی۔

## وراثت اور تاریخی اہمیت

1947 میں ٹروین کے خلاف خطبم کی سازش اسرائیل سے پہلے کے صیہونی تحریک کی پیغمدگیوں کو اجاجگر کرتی ہے، جو اعتدال پسند اور انتہا پسند دونوں دھڑکوں کو شامل کرتی تھی۔ لیہی کے اقدامات، اگرچہ چیم ویزین اور بن گوریون جیسے افراد نے ان کی مذمت کی تھی، ایک وسیع تر جدوجہد کا حصہ تھے جس نے بالآخر اسرائیل کی تشکیل میں حصہ ڈالا، حالانکہ ان کے طریقوں نے اتحادیوں کو الگ کر دیا اور سفارت کاری کو پیغمدہ بنادیا۔ یہ واقعہ مشرق وسطی میں امریکی شمولیت کے ابتدائی چیلنجز کو بھی واضح کرتا ہے، کیونکہ ٹروین نے عرب- اسرائیل تنازعہ میں امریکا کے کردار کو متعین کرنے کے لیے ملکی اور بین الاقوامی دباؤ کے درمیان توازن قائم کیا۔

آج، اس سازش کا ذکر کبھی کبھار امریکی صدور پر قاتلانہ حملوں یا لیبھی کی تنازعہ و راثت کے بارے میں بحثوں میں کیا جاتا ہے۔ ایکس جیسے پلیٹ فارمز پر، اس واقعے کے حوالے بعض اوقات ان روایتوں میں سامنے آتے ہیں جو امریکا اور اسرائیل کے تعلقات پر سوال اٹھاتی ہیں، لیکن یہ اکثر باریک بینی سے عاری ہوتے ہیں یا لیبھی کے اثر و رسوخ کو مبالغہ آمیز بناتے ہیں۔ مورخین اس سازش کو ایک معمولی لیکن انکشافی واقعہ سمجھتے ہیں، جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ انتہا پسند گروپ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے لتنا آگے جانے کے لیے تیار تھے۔

## نتیجہ

1947ء میں لیبھی کی صدر ہیری ایس ٹروین کے خلاف خط بم کی سازش فلسطین تنازعہ کے ایک اہم لمحے میں ایک کلیدی بین الاقوامی شخصیت کو ڈرانے کی ناکام کوشش تھی۔ اگرچہ اس نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا، لیکن یہ لیبھی کے انتہائی ہتھکنڈوں اور ریاستیت کے لیے صیہونی جدوجہد کے بلند اؤکی عکاسی کرتا ہے۔ ٹروین کی استقامت اور یہودی ریاست کے لیے مسلسل حمایت نے جدید مشرق و سطی کو تشکیل دینے میں مدد کی، جس سے لیبھی کی سازش ایک عارضی، اگرچہ دلیرانہ، تبدیلی کے دور میں نافرمانی کا عمل بن گیا۔